5430-اگر کوئی شخص وضوء اور تیمم کرنے سے عاجز ہو تو نماز کیسے ادا کرے ؟

سوال

میں مسلمان ہوں اور معذور ہونے کی بنا پر وہیل چئر استعمال کرتا ہوں میرا وضوء کے متعلق سوال ہے :
میں ہاتھ کے ساتھ کوئی چیز پکڑ نہیں سکتا، ہر صبح میرے پاس ایک شخص مجھے غسل وغیرہ کروانے آتا ہے، کیا باقی سارا دن بھی مجھے یہی کافی ہے ؟
میں تیمم کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن اپنے پورے چہرے پر ہاتھ نہیں پھیر سکتا، اور تیمم کرنے کے لیے مٹی پر ہاتھ رکھنا بھی بہت مشکل ہے، برائے مہربانی کوئی نصیحت فرمائیں.

پسندیدہ جواب

1–اسلام کی آسانی اور لوگوں پر سہولت میں یہ بات شامل ہے کہ شریعت اسلامیہ لوگوں کو ایسا عمل کرنے کا حکم نہیں دیتا جو ان کی طاقت سے باہر ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{**اللہ تعالی کسی نفس کو بھی اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، جو نیکی کرے وہ اسی کے لیے ہے،، اور جو برائی کرے اس کا وبال بھی اسی پر ہے**}.البقرۃ(286).

اللہ سبحانہ وتعالی نے مسلمانوں کے لیے وضوء فرض کیا، اور اسے ان کے لیے پسند فرمایا ہے، لیکن ان میں ضعف ہونے کی بنا پر اللہ تعالی نے بعض افراد کو تیمم کرنے کی رخصت دی اور طہارت کے لیے پانی کے بدلے مٹی کو استعمال کرنا مشروع کیا.

اور اگر تیمم میں بھی اس کے لیے مشقت ہو بغیر تیمم اور وضوء کیے ہی نماز ادا کرنی ائز ہے، یہ بالکل اسی طرح ہے کہ اگر کسی شخص کو ستر ڈھانپنے کے لیے کپڑا نہ ملے تو وہ ننگے بدن ہی نماز ادا کر سکتا ہے.

جب غسل یا وضوء کرنے کے لیے کوئی شخص آپ کا تعاون کرے تو یہ بہتر ہے، اگر سارا دن آپ کو حدث اکبر یا اصغر نہ ہو تو یہی وضوء اور طہارت کافی ہے.

اور اگر آپ خود تیمم کریں یا پھر کوئی دوسرا آپ کو تیمم کروائے تو آپ کے لیے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ آپ مٹی پر ہاتھ پھیریں، اور حسب استطاعت اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر لیں.

اور مشقت اور بیماری کی بنا پر آپ کو یہ حق ہے کہ اگر آپ کے لیے دوسرے وقت میں طہارت اور وضوء کرنا میسر نہ ہو تو آپ دو نمازیں جمع کر سکتے ہیں.

اور اگر نہ تو وضوء کرنا ہی میسر ہو اور نہ ہی تیمم کرنا، اور نماز کا وقت بھی نکل رہا ہو تو آپ کے لیے نماز ادا کرنا فرض ہے، چاہے پانی اور مٹی سے طہارت کیے بغیر ہی ادا کریں.

اگر کوئی شخص طہارت کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو اس کے لیے نماز ادا کرنے کی دلیل درج ذیل ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"انہوں نے اسماء رضی اللہ تعالی عنہا سے ایک ہار عاریتا لیا، تو وہ ہار گم گیا، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تلاش کرنے بھیجا اور اس نے تلاش تو کر لیا اور وہیں نماز کا وقت ہو گیا، اور ان کے پاس پانی نہ تھا، چنانچہ انہوں نے اس کی شکایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی، تو اللہ سبحانہ وتعالی نے تیمم والی آیت نازل فرما دی.

تواسید بن حضیر رضی اللہ تعالی عنہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کہنے لگے :

اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اللہ کی قسم جب بھی تمہیں کوئی ایسا معاملہ پیش آیا جسے تم ناپسند کرتی تھیں، مگر اللہ تعالی نے اس میں تیرے اور مسلمانوں کے لیے خیر اور بھلائی رکھ دی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (329) صحیح مسلم حدیث نمبر (367) یہ الفاظ بخاری شریف کے ہیں.

اور طبرانی اور ابو عوانہ کی حدیث میں یہ صراحت ہے کہ انہوں نے بغیر وضوء ہی نماز ادا کرلی.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسید بن حضیر اور ان کے ساتھ کچھ دوسرے لوگوں کو عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا گمشدہ ہار تلاش کرنے بھیجا تو نماز کا وقت ہوگیا، اور انہوں نے بغیر وضوء ہی نماز ادا کرلی، اور جب وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئے تو انہوں نے اس کی شکایت کی، چنانچہ اللہ تعالی نے تیمم والی آیت نازل فرما دی"

اور نفیلی نے یہ الفاظ زیادہ کیے ہیں :

"اسید بن حضیر رضی اللہ تعالی کہنے لگے : اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اللہ کی قسم جب بھی کوئی ایسا معاملہ پیش آیا جو آپ ناپسند کرتی تھیں، تو اللہ تعالی نے اس میں مسلمانوں اور آپ کے لیے نکلنے کی راہ بنا دی"

مسند ابو عوانۃ حدیث نمبر (873) الطبرانی حدیث نمبر (131).

اس بات کی دلیل ہے کہ پانی نہ ہونے کی صورت میں تیمم سے قبل اکیلا پانی ہے طہارت کرنے کا ذریعہ تھی بغیر وضوء ہی نماز ادا کرنا مباح ہے چنانچہ جب مٹی بھی نہ ملے جو کہ پانی سے کم درجہ کی ہے تو بالاولی نماز ادا کرنی جائز ہوگی.

اسی سے یہ بھی استدلال کیا جاتا ہے کہ : طہارت کے لیے کوئی چیز نہ ملنے کی صورت میں چاہے وہ موجود ہی نہ ہو، یا پھر اسے لانے کی استطاعت اور قدرت نہ ہو، یا پھر موجود تو ہو لیکن اس کے استعمال کی استطاعت اور طاقت نہ ہو ان سب صورتوں میں بغیر طہارت کیے ہی نماز ادا کرنا جائز ہے.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث پر درج ذیل باب باندھا ہے :

"باب اذالم یجد ماء ولا ترابا"

پانی اور مٹی نہ ملنے کے متعلق باب.

ابن رشید کہتے ہیں :

گویا کہ مصنف نے تیمم کا مشروع نہ ہونے کو تیمم مشروع ہونے کے بعد مٹی نہ ملنے کی صورت پر رکھا ہے، گویا وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ : طہارت والی چیز جو کہ اس وقت صرف پانی تھی نہ ہونے کا حکم ہمارے اس حکم کی طرح ہی ہے کہ طہارت والی دونوں چیزیں مٹی اور پانی نہ ہوں تو یہی حکم ہے.

اس سے ترجمۃ الباب سے حدیث کی مناسبت ظاہر ہوتی ہے، کیونکہ حدیث میں یہی نہیں کہ ان کو مٹی بھی نہ ملی، بلکہ یہ ہے کہ انہیں پانی نہ ملا، اس میں یہ دلیل پائی جاتی ہے کہ طہارت والی دونوں اشیاء نہ ملنے کی صورت میں نماز کی ادائیگی واجب ہے.

اور وجہ دلالت یہ ہے کہ صحابہ کرام نے اسے واجب سمجھتے ہوئے نماز ادا کی، اور اگر اس وقت نماز ادا کرنا ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس فعل پر انکار ضرور کرتے.

امام شافعی، امام احمد، اور جمہور محدثین اور امام مالک کے اکثر اصحاب کا یہی کہنا ہے"

دیکھیں: فتح الباری (440/1).

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

مٹی نہ ملنے کی حالت بھی اس کی عدم مشروعیت کی حالت جیسی ہی ہے، اس میں کوئی فرق نہیں، کیونکہ صحابہ کرام نے تیمم مشروع نہ ہونے کی بنا پر بغیر تیمم کیے ہی نماز ادا کی تھی، تو پھر اگر کوئی شخص تیمم کرنے کے لیے کوئی چیز نہ ملنے کی صورت میں بغیر تیمم کیے نماز ادا کر لے تو اس کا حکم بھی ان جیسا ہی ہوگا.

تیمم کی عدم مشروعیت اور تیمم کرنے کے لیے مٹی نہ ملنے میں کیا فرق ہے، چنانچہ قیاس اور سنت کا تقاضہ یہی ہے کہ: اگر کسی کو (مٹی) نہ ملے تو وہ حسب حالت نماز ادا کرے، کیونکہ اللہ تعالی کسی بھی نفس کو اس کی استطاعت اور وسعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا، اور وہ نماز لوٹائے گا بھی نہیں کیونکہ اس وہی کام کیا جس کا اسے حکم دیا گیا تھا.

چنانچہ اس پر نماز کا اعادہ نہیں، بالکل اس شخص کی طرح جس طرح اگر کوئی شخص قیام کرنے، اور قبلہ رخ ہونے، اور سترہ، اور قرآت کرنے سے عاجز ہو، قیاس اور نص کا موجب یہی ہے"

دیکھیں: حاشیۃ ابن القیم علی تھذیب سنن ابی داود (61/1).

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"اور اس لیے بھی کہ یہ نماز کی شرائط میں شامل ہے، چنانچہ باقی سب شروط اور ارکان کی طرح عاجز ہونے کی صورت میں یہ بھی ساقط ہوگی، اور اس لیے بھی کہ اس نے اپنے ذمہ فرض اپنی حسب حالت ادا کیا ہے، چنانچہ اس کے لیے اعادہ کرنا لازم نہیں، جس طرح کہ ستر ڈھانپنے سے عاجز شخص اگر بے لباس نماز ادا کرے، اور استقبال قبلہ سے عاجز شخص کسی اور طرف رخ کر کے نماز ادا کر لے، اور قیام سے عاجز شخص بیٹھ کر نماز ادا کر لے"

دیکھیں: المغنی (157/1).

اور امام شوکانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

قولہ: "چنانچہ انہوں نے بغیر وضوء ہی نماز ادا کر لی"

محققین کی ایک جماعت نے جن میں مصنف بھی شامل ہیں نے پانی اور مٹی نہ ملنے کی صورت میں نماز ادا کرنے کے وجوب پر استدلال کیا ہے، حالانکہ حدیث میں یہ نہیں کہ انہیں مٹی نہیں ملی تھی، بلکہ حدیث میں تو یہ ہے کہ انہیں صرف پانی نہیں ملا تھا.

لیکن اس وقت پانی نہ ملنا پانی اور مٹی نہ ہونے کی طرح ہی ہے، کیونکہ اس وقت پانی کے علاوہ کوئی چیز طہارت کے لیے نہ تھی.

اس سے وجہ استدلال یہ ہے کہ : انہوں اسے واجب سمجھتے ہوئے نماز ادا کی تھی، اور اگر اس وقت نماز ادا کرنا ممنوع ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر انکار ضرور کرتے.

امام شافعی، امام احمد، اور جمہور محدثین اور امام مالک کے اکثر اصحاب کا یہی کہنا ہے "

دیکھیں : نیل الاوطار (337/1).

اس مسئلہ میں علماء کرام کی کلام یہی ہے، اور راجح بھی یہی ہے.

چنانچہ اگر آپ کو کوئی شخص وضوء اور تیمم نہ کروائے تو اسے عدم استطاعت میں شمار کرتے ہوئے تو آپ کا حکم بھی پانی اور مٹی نہ ملنے والے شخص جیسا ہی ہے.

واللہ اعلم.